© rasailojaraid.com

چند مشاہدات اور واقعات

جامع المعقول والمنقول حضرت العلامہ مولانا مغفور اللہ صاحب استاذ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ہمارے اکابرین اور مشائخ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف النوع صفات سے نوازا تھا جو یکے بعد دیگرے دین اسلام اور علوم نبوت کی خدمت کرتے ہوئے دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ شیخ الحدیث محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ بھی مختلف النوع اور ہمہ جہت صفات کے مالک تھے، بالآخر انہوں نے بھی اپنے تلامذہ و متعلقین اور دُنیائے اسلام میں پھیلے ہوئے تبعین کو یتیم چھوڑ کر اقلیمِ آخرت کی راہ لی۔

آپ جامع الصفات تھے، مسندِ تدریس کی رونق تھے، جملہ علوم وفنون احادیث، تفسیر میں اعلیٰ پایہ کے مدرس تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوقِ خدا کی ہدایت اور رُشد و فلاح کی اشاعت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ ملک وقوم کی خدمت، اسلامی نظام کے نفاذ اور ترویجِ شریعت کے لیے بھی آپ کی مساعی کسی سے کم نہ تھیں بلکہ اس میدان کے سپہ سالار تھے! استقامت علی الدین تو آپ ہی کی امتیازی علامت تھی گویا وہ اس شعر کے صحیح مصداق تھے

للحق عبدالحق صار معاضدًا
فسواہ شئی لا یمرّ ببالہ

حضرت الشیخؒ احترامِ مشائخ، اتباعِ سُنّت اور علماء کے اکرام میں لیوقر کبیرنا اور شفقت علی الاصاغر طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ہمت آفرینی میں یرحم صغیرنا کا صحیح مصداق تھے۔ تخلیق باخلاق اللہ اور تخلق باخلاق النبیؐ مثل شفقت وعنایت اور تواضع و انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔

مجھے مضامین لکھنے کا تجربہ نہیں اور نہ ہی کبھی اس فیلڈ میں کام کیا ہے تاہم حضرتؒ سے قرب وخدمت اور دارالعلوم میں ان کی حینِ حیات تدریسی کام دس سال سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا ہے، اس دوران اُن سے بہت سے فیوض وبرکات حاصل ہوئے اور حضرت الشیخؒ کو بہت قریب سے دیکھا۔ ذیل میں اپنے چند مشاہدات لکھ کر خریدارانِ یوسف میں نام درج کرانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:۔

حضرت مولانا مارتونگ باباجیؒ حضرت شیخ الحدیث کے ادب واحترام اکابرین اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ ایک روز میرے استاذِ محترم مولانا رشید احمد صاحب جو کہ مولانا خان بہادر مارتونگ باباجیؒ کے فرزند ہیں، دارالعلوم تشریف لائے، اُن کی معیت میں حضرت الشیخؒ کی خدمت میں حاضری ہوئی موصوف نے مولانا مارتونگ باباؒ کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ابتداءً میرا تخیل مولانا کے بارے میں یہ تھا کہ وہ معقولات میں شہرت اور مجتہد کا درجہ رکھنے کی وجہ سے بڑی شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ساتھ رہتے ہوں گے، تو اتفاقاً مولانا کی دارالعلوم آمد ہوئی، ملاقات پر مولانا کو دیکھ کر میرا تخیل شرمندۂ تعبیر ہو گیا اور عقل حیران رہ گئی کہ اتنے بڑے علم اور شہرت کے مالک ہونے کے باوجود وہ بے حد انکساری اور تواضع اور سادہ زندگی کے مالک ہیں، اور آپ نے مولانا مارتونگ باباؒ کے بارے ایسے انداز میں تبصرہ فرمایا کہ گویا عین ان کے وجود کا احترام کیا۔ اور بعد میں ارشاد فرمایا کہ مولانا مارتونگ باباؒ کے شاگرد بھی معتدل مزاج ہیں ان میں نہ زیادہ تندی ہے اور نہ زیادہ نرمی۔

دُعا اور اعتماد کی برکتیں ابتداءً دارالعلوم میں فنون اور معقولات کی مختلف کتب زیرِ درس رہیں۔ دارالعلوم کے صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب زروبویؒ کی وفات پر ان کے زیرِ درس دورۂ حدیث میں مسلم شریف کی تدریس کے لیے حضرت شیخ الحدیثؒ نے حکم فرمایا لیکن میں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کی بناء پر اس منصب اور مقام سے خوف زدہ تھا اور اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔ آخر کار اس منصب کو قبول کرنے سے معذرت کے لیے حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی نا اہلی کا اظہار کیا لیکن حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ میں آپ پر اعتماد کرتے ہوئے یہ منصب دے رہا ہوں آپ اسے قبول فرمائیں ان شاء اللہ خیر ہی خیر ہوگی اور میں دُعا گو رہوں گا۔ آپؒ کے اس اعتماد اور ارشاد کی برکت ہے کہ اس کے بعد مسلم شریف کی تدریس میں نہ کوئی مشکل پیش آئی اور نہ وہ خوف رہا اور بحمداللہ ابھی تک بطریقِ احسن اس کی تدریس جاری وساری ہے۔

احترامِ اکابر ایک مرتبہ احقر حضرت الشیخؒ سے احادیث میں تبرکاً اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضرِ خدمت ہوا، آپ صلوٰۃِ عصر کے بعد اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے، اس موقع پر مختلف جگہوں سے آئے ہوئے علماء کرام موجود تھے۔ آپ نے اجازت فی الحدیث اور بیانِ سند سے قبل اپنے اکابرین کے عبرت انگیز واقعات اِس انداز میں بیان فرمائے گویا کہ موصوف کو جو کچھ بھی ملا وہ اپنے اکابرین کی محنت، توجہ وعنایت اور دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔

چودھویں کا چاند چھوٹے دورہ یعنی موقوف علیہ کی درس گاہ میں مشکوٰۃ جلد ا کے درس میں جب احقر مشغول ہوتا اور مولانا موصوف اپنے معمول کے مطابق جب دارالعلوم کے دفترِ اہتمام کی طرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشریف لاتے ہوئے نگاہوں کے سامنے سے دور سے اور ان کے چہرہ پر نظر پڑتی تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا چاند نظر آتا اور میری زبان پر بے اختیار یہ حدیث شریف جاری ہو جاتی اور طلباء کو میں مولانا کو حضورؐ کی ایک دُعاء کا مصداق اور بین مثال کے طور پر پیش کرتا :۔

قال نضر الله عبداً سمع مقالتي فحفظها و وعاها واداها۔ الخ

گویا حضرت الشیخؒ اس حدیث میں کیے گئے وعدہ اور ثمرہ مرتبہ کا صحیح مصداق ہیں۔ اسی طرح جب اوائل میں دار العلوم میں شرح عقائد اور خیالی کا درس دیا کرتا تھا تو علامہ شمس الدین خیالی نے اپنے ممدوح کے بارہ میں قصیدہ کہا ہے۔

محمود اهل الفضل طرا كاسمه ؎

وكفى به برهان حسن خصاله

تو اس قصیدہ کو پڑھتے وقت بلا اختیار مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمود صاحبؒ اس شعر کے مصداق کی صورت میں سامنے آتے تھے۔

ایک کرامت ایک بار مجھے ملیریا کا بخار ہوا اور زیادہ ایام گذرنے پر طبیعت کافی پریشان ہو گئی تو فوراً حضرت شیخ الحدیثؒ کی ذاتِ بابرکات ذہن میں آئی اور کسی کے واسطے سے ان کی خدمت میں دُعا کے لیے درخواست کی جبکہ حضرت الشیخؒ بعد العصر اپنی آبائی مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ تو جب عصر کا وقت ہوا تو میری طبیعت میں فرحت، کشادگی اور سرور آنا شروع ہو گیا اور طبیعت سنبھلتے سنبھلتے بالکل درست ہو گئی۔ یہ مولانا کی کرامت تھی کہ انہوں نے اطلاع ملتے ہی فوراً توجہ فرمائی اور دعائیں دینی شروع کیں۔

برکتِ صُحبت اسی طرح بعض اوقات جب طبیعت میں انقباض آتا تو مولانا کی خدمت میں بوقتِ عصر حاضر ہو کر تھوڑی دیر ان کی مجلس کی صُحبت اختیار کرنے پر طبیعت بالکل سنبھل جاتی اور ذہنی پریشانیاں دور ہو جاتی تھیں۔

سخاوت میرے والد محترم بیماری کی وجہ سے خیبر ہسپتال پشاور میں داخل تھے، جب حضرت الشیخؒ کو خبر ہوئی تو وہ علالت و نقاہت کے باوجود بالذات خود ہسپتال تشریف لائے، بیمار پرسی کی اور اپنی ذاتی جیب سے ایک ہزار روپے (اُس زمانے میں ایک ہزار روپیہ آج کے پانچ ہزار (۵۰۰۰) کے برابر تھا) کی رقم عنایت فرمائی۔ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی تشریف آوری کی وجہ سے ڈاکٹروں کی توجہ بھی ہماری طرف زیادہ متعطف ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مولانا کی برکت سے والدِ محترم کو شفاء عطا فرمائی۔

اِسی طرح جب رمضان کی تعطیلات میں گھر جانا نہ ہوتا تو مولاناؒ باقاعدہ اپنی طرف سے بطورِ شفقت کبھی نقد رقم کبھی کپڑے وغیرہ کی صورت میں عیدی ارسال فرماتے رہتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ مدارس کے اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث تمام مہتمم حضرات سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ہر مدرس سے تواضع، شفقت اور ہمدردی کا معاملہ فرماتے تھے۔

مؤتمر المصنفین کے علمی اور تاریخی پیش کش

افاداتِ حلیم

جس میں متکلم عصر شیخ التفسیر والحدیث حضرت العلامہ مولینا عبدالحلیم صاحب قدس سرہٗ صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ختم بخاری شریف پر افادات اور مسلم شریف کے باب الکبائر کی تشریح کے ساتھ ساتھ ان کی مختصر سوانح بھی شامل ہے۔

مرتب
حافظ محمد ابراہیم فانی مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر
مؤتمر المصنفین ◎ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

ہدیہ:- ۶/- روپے علاوہ ڈاک خرچ

© rasailojaraid.com